مظہر علی ولا

ضمیمہ ۱

حقیر مظہر علی خاں جو سلطان علی خاں کا چھوٹا بیٹا اور پوتا آقا محمد حسین اصفہانی کا ، جس کا خطاب علی قلی خاں تھا اور پروتا آقا صادق ترک کا ، یہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ دونوں بزرگوار ساتھ ساتھ ولایت اصفہان سے شاہجہان آباد میں آئے ، شدہ شدہ محمد حسین نے نواب سعید الدین خاں بہادر میر آتش غفران پناہ کی وساطت سے سنہ احد میں فردوس آرام گاہ محمد شاہ بادشاہ کا شرف ملازمت اختیار کیا اور اپنی لیاقت و قابلیت سے یہ رسائی بہم پہنچائی کہ شہنشاہ گیتی ستاں نے ازراہ نوازش و مہربانی حضور کی بائیس خدمتوں سے — جیسے خاصہ ، بارہ اور کچہری اور گلال باد اور پیادہ کرناٹک اور اکثر حلقوں کے اہتمام کے سوا اور خدمتوں کی داروغگی سے سرفراز کر ، علی قلی خاں خطاب عنایت فرمایا ۔ خان مغفور کی رحلت کے بعد بڑا بیٹا سلطان قلی خاں عرف مرزا محمد زمان وداد کہ کمالات حمیدہ سے متصف تھا ، نواب نجم الدولہ محمد اسحاق بہادر جو بہ نواب شہید مشہور ہے اس کے وسیلے سے اور بہ نظر قدامت ازراہ نوازش و مہربانی کے ظل سبحانی نے تجویز کر ، منگ باشی کے منصب سے سرفراز فرمایا ۔ نواب موصوف اس کے جوہر کے ملاحظ سے برابر کا سلوک کرتا اور اس بزرگوار کی وضع کی تقلید و تتبع شاہ و گدا کرتا ۔ چنانچہ یہ بات مشہور و معروف ہے اور شاہ عالم

اخلا الله برهانه ملکه کی ابتداے سلطنت میں نواب عزت الدوله صولت جنگ موسیٰ خان بهادر عفران پناه کی رفاقت اختیار کی تهی - جو فن اشعار فارسی و هندی اور محاوره دانی اردو فارسی میں مهارت کلی تهی ، چنانچه فخرالشعراء مرزا محمد رفیع سودا اور میاں خاکسار ، خادم قدم شریف نے سرمایه ریخته گوئی کا اسی جناب کی شاگردی سے حاصل کیا - - - - - یه عاصی مدت تلک نواب سیف الدوله بخشی الملک نجف قلی خان بهادر مظفر جنگ کی رفاقت میں رها - اور کتنے دنوں شاهزاده جهان دار شاه بهادر عرف مرزا جواں بخت کی سرکار میں تها - اکثر اوقات جو شهزاده جنت آرام گاه کے حضور اشعار گذراتا تفضلات و مهربانی سے تحسین و آفرین فرماتے - جس وقت ده شاهزاده عالی جاه نے بنارس کو کوچ کیا ، اتفاقاً بندے کا رهنا لکهنؤ میں هوا - بعد اس کے معتمدالدوله مشیر الملک مهاراج ادهرراج نراندر مهاراج ٹکیت راے بهادر صلابت جنگ نے اس بندے کی نوکری کا رشته نواب وزیر الممالک آصف الدوله بهادر هربرجنگ کی سرکار میں درست کر ، اپنا رفیق کیا - چنان چه سات برس تلک اس کے سرشتے میں رها - جب مهاراج کی مختاری کا سرشته برهم هوا ، راقم کتنے دنوں معطل رها تها که اتفاق حسنه سے سنه اٹهاره سے عیسوی میں نواب مستطاب معلی الالقاب تاج بخش سلاطین هندوستان - - - - مار کویس ولزلی گورنر جنرل بهادر دام اقباله نے جو لکهنؤ سے شاعروں کو بلایا ، بندے نے بخشی الممالک فخرالدین احمد خاں عرف میرزا جعفر ابن سن زمان مرحوم کی وساطت و مربی گری سے ملازمت اسکاٹ صاحب ، صاحب والا مناقب و عالی مناصب کی حاصل

کی اور اسی مارچ کی دسویں تاریخ نوکر هو ، سنه مذکور میں وارد کلکته هوا - اور ملازمت امیر الامراء بهادر (چیف سیکرٹری) کی حاصل کی - انهیں کے حکم کے بموجب صاحب عالی شان ، عالم معانی و بیان ، جان گلکرسٹ صاحب کی خدمت میں جو زبان هندی کے مدرس تهے ، متعین هوا - اور صاحب ممدوح کے فرمانے سے مادهو نل اور بتیال پچیسی سے جو برج بهاشا میں هیں ، ان کا ترجمه للو لال کب کی مدد سے اس طرح کیا که بیش‌تر برج کی بولی بیتال پچیسی میں رهنے دی که مرضی صاحب مدرس کی یوں تهی بعد اس کے هفت گلشن کا ترجمه کیا - جب اس سے فراغت حاصل هوئی ، محسن زماں ، حاتم دوران ، فیض‌رسان شرفا - - - - مسٹر هار نگٹن دام حشمته کی نذر کے لئے پند نامه سعدی شیرازی کا ترجمه زبان اردو میں شعر کا شعر کیا - چنانچه هزار جلد اس کی چهپائی گئی - پان سے گلستان هندی کے ساتھ اور پان سے علیحده - بعد اس کے صاحب مدرس والا مناقب نے ازراه نوازش و الطاف مجوز هو کر فرمایا که لطائف و ظرائف کا ترجمه به لطائف و ظرائف کیا جائے - بهتر هے که تو هی اس کا ترجمه کر که زبان اردو میں تجهے خوب دخل هے اور به مرتبه مهارت راقم نے به موجب ارشاد کے قبول کیا ، اور اسے انصرام کو پهنچایا - اس عرصے میں صاحب ممدوح (گل کرسٹ) کو ولایت جانے کا اتفاق هوا اور کپتان جیمس مویٹ صاحب والا مناقب قائم مقام ان کے هوئے - حقیر نے موافق حکم کے ترجمه (تاریخ) شیر شاهی

کا کیا - بعد اس کے صاحب عالی شان منبع لطف احسان - - - ڈاکٹر ولیم هنٹر ثروته کی ابتدائے ارشاد میں اقبال نامه جہانگیری کا ترجمه شروع کیا - اور بارہ سے چوبیس هجری مطابق سنه اٹھارہ سو نو عیسوی میں نواب معلی الالقاب - - - - - - لارڈ منٹو گورنر جزل بہادر کے عہد دولت میں اس طرح تمام اتمام کو پہنچا که بالکل لفظاً باللفظ اس کا نام رکھا اور اس کو - - - - کپتان ٹیلر صاحب دام دولته ، که بالفصل مدرس مدرسه هندی کے هیں ، ان کی وساطت سے حضور والا میں گزرانا -

(مقتبس جہانگیر شاهی ، بحواله گلکرسٹ اور اس کا عہد -)

گیان چند

ضمیمه ۲

(۱)

بیتال پچیسی : سنسکرت میں اس کے بہت سے نسخے هیں، برهت کتھا منجری اور کتھا سرت ساگر ، دونوں میں مکمل موجود هے - یه کتھا سرت ساگر کے بارهویں حصے میں هے - یه اصل برهت کتھا میں نه تھی - برهت کتھا منجری اور کتھا سرت ساگر میں بعد کا اضافه هے لیکن ان سے پہلے کوئی نسخه نہیں ملتا - پہلی بیتال پچیسی نظم میں رهی هوگی - کتھا سرت ساگر کے بعد شوداس کی مشہور بیتال پچیسی ملتی هے -

اس نے کوئی منظوم نسخه استعمال کیا جس کے بعض اشلوک اس نے اپنے یہاں لے لیے هیں - اس نے دوسروں کے بہت سے مشہور دوهے شامل کر رکھتے هیں ، جن میں سے ایک ادا بھٹ کا هے - بعض جگه شیمیندر کے دوهے بھی هیں - هرٹل نسخوں کا مقابله کر کے بتاتا هے که شوداس پر پرانی گجراتی کا بہت اثر تھا - هرٹل کی رائے میں اس کی کتاب ۱۴۸۷ء سے زیادہ پہلے کی نہیں - کیتھ کی رائے میں بارهویں صدی سے پہلے کی نہیں - سنسکرت میں بہت شخصوں نے بیتال پچیسی لکھی - ایک تامل نسخه ویدال کتھا هے جس کی تمہید اور بعض کہانیاں قدرے مختلف هیں - دو ترجمے تبتی اور منگول زبان میں هیں - تبتی نسخے میں صرف